اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ط وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی○

(البقرہ :125)

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

ندائے ابراہیمی پر روحوں کی لبیک:۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب بیت اللہ کو بنالیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے خلیل واذن فی الناس بالحج آپ لوگوں میں حج کیلئے اعلان کر دیجئے تو حضرت ابرہیم علیہ السلام حیران ہوئے کہ میری آواز تو ساری دنیا میں نہیں پہنچ سکتی فرمایا آپ آواز لگائیں چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے جب اذان دی تو اس کو آنے والے انسانوں کی روحوں نے سنا اس وقت جتنی روحوں نے جتنی مرتبہ لَبَّیْكَ کہا اتنی مرتبہ اس کو بیت اللہ کی زیارت نصیب ہوگی بعضوں نے تو پتہ نہیں کتنی مرتبہ کہا اور انہوں نے زندگی میں کتنے ہی حج عمرے کئے حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقیؒ نے ستائیس حج کئے ۔حضرت مرشد عالمؒ عمر کے آخری حصہ میں ہر سال حج فرماتے تھے۔

زندگی کے سو حج:۔

یمن کے آدمی کے بارے میں اخبار میں خبر آئی اس کے مطابق انہوں نے 100 حج کئے اور ان کے کہنے کے مطابق 80 حج تو انہوں نے پیدل ہی کئے جب محبت اور طلب ہو تو اللہ تعالیٰ توفیق بھی عطا فرما دیتے ہیں۔

خواجہ سراج الدینؒ کا قیام مکہ:۔

ہمارے سلسلہ عالیہ کے بڑے بزرگ گزرے ہیں وہ حج کیلئے تشریف لائے تو تیرہ دن مکہ مکرمہ میں قیام کیا اوران کی کرامت تھی کہ ان ایام میں نہ کچھ کھایا پیا اور نہ پیشاب پاخانہ کیا کسی نے پوچھا حضرت کھاتے پیتے کیوں نہیں تو جواب میں فرمایا کہ اگر کھاؤں پیوں گا تو پیشاب پاخانہ آئے گا اور میں پسند نہیں کرتا کہ میں کالا کتا اس پاک دیس کو ناپاک کر جاؤں۔

ایک عورت کی گریہ زاری:۔

ایک عورت ملتزم پر لپٹنے کیلئے زاروقطار رو رہی تھی جب اسے جگہ ملی وہ آگے گئی تو پولیس والے نے اسے روکا تو وہ عورت کہنے لگی رُحْ لَيْسَ بَيْتُ اَبِيْكَ پیچھے ہٹ یہ تیرے باپ کا گھر نہیں ہے اور پھر ملتزم کے ساتھ چمٹ کر زاروقطار رونے لگی۔

میزاب رحمت کے چند قطرے:۔

پرانی بات ہے کہ ایک مرتبہ بارش ہو رہی تھی تو حضرت جی حطیم میں پہنچ گئے کہ میزاب رحمت سے پانی گرے گا تو اس کی چھینٹیں اوپر گریں گی اتنے میں افریقہ کی ایک عورت کو دیکھا جس نے بچہ کمر کے پیچھے باندھا ہوا تھا اب رش تھا اور وہ چاہتی تھی کی میزاب رحمت سے کچھ چھینٹیں اسے بھی نصیب ہو جائیں تو اس نے اپنے دوپٹے کو گانٹھ لگا کر گرنے والے پانی کی طرف پھینکا اور جب دوپٹے کو پانی لگ گیا تو اس نے دوپٹے کو کھینچ لیا اور جس حصے پر پانی لگا تھا اس حصے سے پانی نچوڑ کر اپنے بچے کے منہ میں پانی ڈالنے لگی کہ اس سے اس کے بچے کو برکتیں نصیب ہوں گی۔

گھر میں کام اور حرم میں انعام:۔

یہ عاشقانہ سفر ہے ہر بندے کی اپنی کیفیت ہوتی ہے جتنی چاہت ہوگی اتنی ہی رحمتیں نازل ہوں گی۔ جو

بندہ اپنے گھر میں رہ کر دین پر عمل کرتا ہے تقوی والی زندگی گزارتا ہے۔ جب وہ اپنے گھر کام کرتا ہے تو حرم میں اسے انعام ملتا ہے۔

یہ حسرت رہ گئی پہلے سے حج کرنا نہ سیکھا تھا کفن بردوش جا پہنچے مگر مرنا نہ سیکھا تھا
یہ دیوانے کچھ ہوشیار اگر پہلے سے ہو جاتے حرم میں بن کے محرم صاحب اسرار ہو جاتے

حج کیلئے پہلے سے تیاری:۔

جس بندے کا کسی باکسنگ وغیرہ کا مقابلہ ہو وہ تو دن رات تیاریوں میں لگا ہوتا ہے کبھی دوڑ لگا رہا ہے کبھی ایکسر سائز کر رہا ہے الغرض مختلف طریقوں سے اپنے آپ کو فٹ کر رہا ہوتا ہے تاکہ میدان میں پرفارمنس اچھی ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت میں اس کے گھر جانے والے بھی پہلے سے سنتوں والی زندگی گزارتے ہیں اور اعمال میں لگے رہتے ہیں تاکہ وہاں جا کر اپنا وقت قیمتی بنا سکیں

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

دشمن کے نصیب میں نہیں تھا کہ وہ تیری تیغ سے ہلاک ہوتا یہ تو دوستوں کے سر سلامت رہیں جن کے اوپر تو خنجر کو آزماتا ہے۔

مقامات قبولیت پر توبہ:۔

جتنے مقامات قبولیت ہیں ان پر جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں توبہ استغفار کریں ان میں سے ایک مقا ملتزم ہے، حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ یہاں تشریف لاتے تو سینہ مبارک دیوار کے ساتھ لگا دیتے تھے اور رخسار مبارک بھی لگا ہوا ہوتا تھا جیسے بچہ ماں سے لپٹ جاتا ہے اللہ کے پیارے حبیب ﷺ اس طرح ملتزم سے لپٹ جاتے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں پیچھے تھا جب نبی ﷺ دعا کر کے ہٹے تو میں نے دیکھا کہ آنکھیں پرنم تھیں آنکھوں میں آنسو تھے تو مجھے دیکھ کر نبی ﷺ

نے فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں آنسو بہائے جاتے ہیں۔ایک مرتبہ ایک صاحب نے ملتزم پر دعا مانگی کہ اے اللہ میرے بیٹے کو حافظ بنادے، کہتے ہیں کہ میں دعا مانگ کر واپس اپنے گھر بیوی کو فون کرنے آیا جب دروازہ کھولا تو دیکھا کہ فون کی بیل آرہی ہے اور بیوی کا فون ہے اس نے کہا کہ میرے دل میں بات آئی کہ ہم اپنے بچے کو حافظ بنادیں چنانچہ میں ابھی اسے قاری صاحب کے پاس بٹھا کر آئی ہوں تو ابھی انہوں نے دعا مانگی تھی ادھر اللہ تعالیٰ نے ان کی بیوی کے دل میں بات ڈال دی۔

ون ونڈو آپریشن:۔

ایک مرتبہ حکومت نے ایک ایسا ادارہ کھولا کہ جو جس بندے کا جو بھی مسئلہ ہو یہاں آئے اور حل کروالے وہاں انہوں نے ہر محکمے کے بندے بٹھائے ہوئے تھے چنانچہ اسے ون ونڈو آپریشن کا نام دیا گیا کہ ہر مسئلے کا حل ایک ہی جگہ پر ہے تو جو یہاں آجاتا ہے اسے بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ہر مسئلے کا حل یہی پر ہے اس کیفیت کے ساتھ اگر دعائیں مانگیں گے تو ضرور اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

دہریہ کی دعا بھی قبول ہوگئی:۔

حضرت جی جس زمانے میں فیکٹری میں الیکٹریکل مینجر تھے تو اس وقت وہاں ایک اور نوجوان مینجر کی سیٹ پر آیا بہت ہی خوبصورت اور باڈی بلڈنگ بھی اچھی تھی چند دن کے بعد پتہ چلا کہ وہ تو دہریہ ہے وہ دین کو افیون سمجھتا ہے کہ یہ دین افیون کی طرح کھالیتا ہے لوگ اس سے دین کی کوئی بات کرتے تو الٹا ہی جواب دیتا ایک دفعہ کسی جنازے میں شریک ہوا تو واپس آکر کہنے لگا کہ میں نے وہاں کئی قبروں کو ہاتھ لگایا وہ تو گرم نہیں تھیں یعنی عذاب قبر کا مذاق اڑایا اور حضرت جی سے بات کرتے ہوئے جھجھکتا تھا کیوں کہ وہ اس کی باتوں کا جواب اسی کے مطابق دیتے تھے حضرت نے کئی مرتبہ کہا کہ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے ایسے بول نہ بولا کرو توبہ کرو، تو وہ کہتا میں اللہ کو مانوں گا تو توبہ بھی کروں گا میں تو مانتا ہی نہیں

ایک مرتبہ پتہ چلا کہ اس کا ایکسی ڈنٹ ہو گیا ہے تو حضرت جی حال احوال پوچھنے گئے تو پتہ چلا کہ وہ کہیں جا رہا تھا کہ اچانک ایسے ہوا جیسے اسے غشی آ گئی ہو اور وہ گر گیا پھر دوسرے تیسرے دن پتہ چلا کہ وہ اپنی کوٹھی کے لان میں چکر لگا رہا تھا کہ گر گیا پھر ایک اور بات شروع ہو گئی کہ اسے ہاتھوں میں پسینہ بہت زیادہ آنے لگا کہ اس کے پاس چار پانچ رومال ہوتے پونچھنے کیلئے ڈاکٹروں نے اس کا ایک لمبا چوڑا آپریشن کیا جس سے اس کا پسینہ نسبتاً کم ہو گیا پھر ایک اور مسئلہ ہو گیا کہ اسے ایک چیز کی دو دو دکھائی دینے لگیں اب تو فیکٹری کے مالک نے بھی کہہ دیا کہ آپ لمبی چھٹی لے لیں اور صحت یاب ہو کر دوبارہ جوائن کر لیں پھر اسے ملیریا بخار ہو گیا تو وہ اپنے گھر سرگودھا چلا گیا چنانچہ جب حضرت جی اس کا تیمارداری کیلئے گئے تو وہ ایسے لگتا تھا جیسے کوئی چھوٹا سا بچہ ہو اتنا زیادہ دبلا پتلا ہو گیا اور اس کی والدہ ہی اس کے کپڑے وغیرہ بدلواتی چنانچہ حضرت جی نے فیکٹری کے مالک کے ساتھ مل کر اس نوجوان کو ملک سے باہر علاج کیلئے بھجوانے کا ارادہ کیا اور اس سے کہا کہ صحت یاب ہونے کے بعد واپسی پر عمرہ ضرور کر کے آئیں گے اب وہ خدا کو مانتا نہیں تھا لیکن دوستی میں سر ہلا دیا۔ تو انہیں سعودی ایئر لائن کے ذریعے علاج کیلئے کینیڈا بھیج دیا گیا تقریباً ایک ماہ بعد پتہ چلا کہ وہ کینیڈا سے واپس آ گئے ہیں اور اب اس کی صحت کافی بہتر ہے چنانچہ جب حضرت جی ملنے کیلئے گئے تو دیکھا کہ اب اس کے چہرے پر بھی سرخی آ گئی ہے اور جسم بھی بھرا بھرا سا لگ رہا ہے تھوڑی دیر کے بعد پوچھنے لگا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ حضرت جی کو بڑا تعجب ہوا پھر اس نے نماز حضرت جی کے ساتھ اکٹھے نماز پڑھی اور اپنی داستان سنائی کہ وہاں ٹریٹمنٹ کے دوران ڈاکٹر صاحب نے میرا اچھی طرح چیک اپ کیا اور ٹریٹمنٹ بھی دی اور پھر ڈاکٹر نے فائنل طور پر میرے بھائی کو بتایا کہ میرے مریض پہلی ہی ٹریٹمنٹ میں صحت یاب ہو جاتے ہیں میں نے تین مرتبہ ان کے ساتھ ایک ہی عمل دہرایا ہے لیکن یہ انہیں بالکل بھی فرق نہیں پڑا اور اب یہ بستر

مرگ پر ہیں چنانچہ والدہ نے کہا کہ یہاں رہنے سے بہتر ہے اسے واپس پاکستان لے آؤ واپسی میں ہمیں جدہ تک کی سیٹ ملی جدہ پہنچے تو وہاں سے لاہور کی فلائٹ دو دن بعد تھی چنانچہ ہم جدہ کے ایک ہوٹل میں چلے گئے پھر میرا بھائی مجھے کہنے لگا کہ تمہارے مولوی صاحب دوست کہہ رہے تھے کہ واپسی پر عمرہ کر کے آنا تو کیا خیال ہے تمہیں حرم لے چلوں میں نے سر ہلا دیا میں مطاف میں وہیل چیر پر بیٹھا دیکھ رہا تھا کہ یہ لوگ کیا چکر لگا رہے ہیں تو میرے دل میں بات آئی کہ یا اللہ اگر تو موجود ہے تو مجھے صحت دے دے تا کہ میں کل اس گھر کا پیدل چل کر طواف کروں اور میں نے نیت کر لی کہ دوائیاں بھی استعمال نہیں کرنی جب اگلے دن میں سو کر اٹھا تو اپنے آپ کو قدرے صحت مند محسوس کیا میں نے بھائی سے کہا کہ آج پھر مجھے لے جاؤ پھر میں نے اپنے پاؤں پا چل کر طواف کیا تو میرے دل میں بات آئی کہ خدا نے تو میری بات پوری کر دی چنانچہ میں نے بیت اللہ کو دیکھ کر کہا کہ اے اس گھر کے مالک میں تجھے اپنا خدا مانتا ہوں میں کلمہ پڑھتا ہوں اور مسلمان ہوتا ہوں ایک دہریہ اگر حرم میں بیٹھ کر دعا مانگے اور اللہ اس کی دعا رد نہ کرے تو ایمان والے کی تو شان ہی نرالی ہوتی ہے۔

دعائیں بے اثر کیوں ہوگئیں؟

اصل میں حرم میں پہنچ کر بھی ہمارے خیالات بھٹک رہے ہوتے ہیں کبھی کسی کو میسج ہو رہے ہوتے ہیں کبھی فون کالیں آ جا رہی ہوتی ہیں جب ہمارے دل ہی خالی ہوں تو پھر دعاؤں میں اثر کیسے ہو؟ نماز پڑھنے جاتے ہوئے عورتوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور غیر میں الجھنے کی وجہ سے ہماری دعائیں بے اثر ہو جاتی ہیں

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

یہاں تو شرط ہی یہی ہے کہ دل حاضر ہوں اللہ تعالیٰ کی محبت سے دل بھرا ہوا ہو یہاں آ کر شیطانی، نفسانی

،شہوانی خیالات کو نکال کر دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بھرتے ہوئے مانگیں تو وہ مہربان اللہ ضرور عطا فرمائیں گے۔

اس اعظم کیا ہے؟ جب دل غیر کی محبت سے خالی ہو اور پیٹ حرام سے خالی ہو تو زبان سے نکلنے والا ہر اسم بندے کیلئے اسم اعظم بن جاتا ہے۔

امریکن لڑکی کا اسلام کا واقعہ:۔ ایک مرتبہ امریکہ واشنگٹن میں بیان کے بعد مسجد کے متولی صاحب نے حضرت جی سے کہا کہ یہاں ایک لڑکی اسلام لائی ہے اور اتنی پکی مسلمان ہے کہ اسے دیکھ کر مسلمان عورتیں بھی نیک ہو جاتی ہیں بڑے اہتمام سے وضو کر کے اچھا لباس پہن کر بڑے سکون کے ساتھ نماز پڑھتی ہے کہ دل خوش ہو جاتا ہے خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف:31) کے مصداق اس پر عمل کرتی ہے اتنا ڈوب کر نماز پڑھتی ہے کہ بعض اوقات ایک نماز کو پون گھنٹہ لگ جاتا ہے، اس لڑکی نے بھی بیان سنا اور متولی صاحب سے کہا میں حضرت جی سے کچھ پوچھنا چاہتی ہوں چنانچہ ایک جگہ پردہ میں اس نے سوالات پوچھے زیادہ تر سوالات سائنس یا روحانیت کے متعلق تھے تقریباً دو گھنٹے بعد اس نے کہا اللہ نے میرا دل بالکل مطمئن کر دیا تو حضرت جی نے پوچھا کہ آپ مسلمان کیسے ہوئیں؟ کہنے لگی میں ایک عیسائی عورت تھی اور میرا خاوند یہودی ہم دونوں انجینئر تھے ایک مرتبہ ہمارے کمپنی نے جدہ میں آفس کھولا اور آفر دی کہ تنخواہ بھی ڈبل اور تین چار سال کیلئے سہولیات بھی دیں گے چنانچہ ہم جدہ پہنچ گئے جب ہم کھانا کھانے نکلتے تو میں اپنے خاوند سے پوچھتی کہ یہ کیا معاملہ ہے لوگ سفید چادروں میں لپٹے ہوئے کہاں جاتے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ مکہ میں ایک جگہ ہے جسے کعبہ کہتے ہیں مسلمان وہاں جا کر عبادت کرتے ہیں تو میں نے بھی کہا کہ مجھے وہاں لے جائیں اور چونکہ کافر وہاں نہیں جا سکتے اس لئے

ہم نے مسلمانوں والا گیٹ اپ اپنایا۔ چنانچہ جب ہم حرم میں پہنچے اور بیت اللہ پر ہماری نظر پڑی تو ہم دونوں ٹھٹھک کر رہ گئے اتنا عجیب منظر تھا جیسے آسمان سے نور برس رہا ہو تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا تو میرے خاوند کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے اور میری آنکھوں میں سے بھی آنسو جاری تھی میں نے پوچھا تو میرے خاوند نے کہا کہ یہ سچ ہے تو میں نے کہا کہ اگر یہ سچ ہے تو اس سچ کو ماننے کیلئے تردد کیوں ؟ چنانچہ ہم مسلمان ہو گئے تو ہم بھی اپنے دل کی دھرتی کو بنجر نہ بنائیں بلکہ اخلاص کے ساتھ بیت اللہ کے سامنے جا کر اطمینان والی دو رکعت پڑھیں کیونکہ عموما ہماری نمازیں بھاگ دوڑ والی ہوتی ہیں ایسے بزرگ بھی گزرے ہیں جو ہر سجدے میں اکیس مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھا کرتے تھے ہم یہاں رہیں تو محبت کے ساتھ اور ایک جذبے کے ساتھ اور مقامات قبولیت کو سامنے رکھتے ہوئے رہیں اور سچی توبہ کریں اخلاص کے ساتھ دعائیں مانگیں تو یہاں پر وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنے لمحات کو قیمتی بنائیں اور اللہ کے سامنے گڑگڑائیں کہ اللہ!

رہے طلب میں سوار سب ہیں پیادہ مثل غبار میں ہوں
تیرے گلستاں میں گل تو سب ہیں بس اک اگر ہے تو خار میں ہوں
مجھے بھی کچھ فکر آخرت ہو بہت ہی غفلت شعار میں ہوں
رہا میں بے کار زندگی بھر بس اب تو مشغول کار میں ہوں
گر پڑے کے یہاں پہنچا مر مر کے اسے پایا چھوٹے نا الٰہی اب سنگ در جاناں

اے اللہ بڑی دور سے آیا ہوں بڑی دیر سے آیا تیرے دروازہ کی چوکھٹ کو پکڑ کر اللہ تجھے منانے آیا ہوں ، اپنے رب کو منا لیجئے رب کریم اس پر قادر ہیں کہ زندگی کے سب گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل

کردیں۔اللہ رب العزت ہمارے سفر کو وسیلہ ظفر بنادے۔آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ اْلحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ